سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:01

آئیے! سیرتِ طیّبہ پڑھیے

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا پہلا عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج۱، ص۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	آیئے سیرتِ طیبہ پڑھیے، سنیے، سمجھیے
مرتب	:	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	21
اشاعت اوّل	:	ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

آئیے سیرتِ طیبہ پڑھیے، سنیے، سمجھیے

سب سے پہلے تمام احباب کرام کو رسولِ کریم ﷺ کی ولادت باسعادت والے مبارک مہینے ربیع الاول کی آمد مبارک ہو۔ رسولِ کریم ﷺ کی مبارک آمد جہاں ہم گناہگاروں کے لیے رحمتِ الٰہی اور دیگر ہزاروں طرح کی رحمتوں، نعمتوں اور عنایتوں کا سبب ہے وہیں ان کی مبارک سیرت اور تعلیمات بھی ہمارے لیے عظیم سرمایہ ہیں۔

اس لیے ہم نے نیت کی ہے کہ ہم اس بار ماہِ اقدس ربیع الاول حضور نبی رحمت ﷺ کی مبارک زندگانی، سیرت، کردارِ پاک اور شمائل، فضائل، خصائص کے ساتھ ساتھ تعلیمات طیبہ کے بیان کرنے اور سیکھنے سمجھنے میں گزاریں۔

آیئے اس مبارک سلسلے کی پہلی کَڑی یعنی پہلے درس کی جانب بڑھتے ہیں۔

ہمارا پہلا عنوان "سیرت مبارکہ سیکھنے، سمجھنے، پڑھنے، پڑھانے کی اہمیت اور ضرورت" پر مشتمل ہے۔

یاد رکھیے!

نوٹ: یہ بیان فقیر راقم الحروف راشد علی کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع ہونے والا مضمون ہے۔

کسی بھی فرد یا قوم کو جب اُصولوں اور قوانین کے مطابق ڈھالنا مقصود ہو اور ان کی اخلاقی تربیت کسی خاص نظامِ فکر کے مطابق کرنا مطلوب ہو تو ان کے سامنے ایک ایسے کامل و اَکمل انسان کے عملی نمونے کو رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ جس کے شب و روز ان تمام اصول و قوانین کی زندہ تصویر ہوں۔ محض اصول وضوابط اور اَفکار و تعلیمات کو خواہ کتنی ہی تفصیل کے ساتھ پیش کر دیا جائے کافی نہیں ہوتا۔ جب ایک شخصیت ان اصول و تعلیمات کا عملی پیکر بن کر سامنے آتی ہے تو انسانی ذہن خود بخود ان کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور ان کے قابلِ عمل ہونے کے بارے میں کسی شک وشبہ یا اعتراض و تنقیص کا شکار نہیں ہوتا۔

قراٰنِ کریم مکمل ضابطۂ حیات ہے، رہتی دنیا تک کے لئے ہدایت و راہنمائی کا سَرچشمہ ہے، انسانی حیات کے روز و شب کے ہر ہر لمحہ کے لئے ایک قانونی دستاویز ہے، انسان کے اخلاقی، علمی، عملی، انفرادی، اجتماعی، اقتصادی اور معاشرتی غرض کہ ہر ہر پہلوئے حیات کا کامل راہنما ہے۔

اس کامل رہنمائے حیات نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کو ہمارے لئے کامل عملی نمونہ قرار دیا ہے اور جب ہم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک اخلاق و کردار کے بارے میں جاننے کی طرف بڑھتے ہیں تو اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا مبارک فرمان: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ یعنی قراٰن ان کے خُلق ہی کا تو بیان ہے۔(مسند احمد،9/380،حدیث:24655)سامنے آتا ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ

اگر رسولِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک اَخلاق و سیرت کو جاننا اور سمجھنا ہے تو قراٰنِ کریم کا پڑھنا ضروری ہے

اور اگر قراٰنِ کریم پر عمل کرنا ہے تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت و زندگانی جو کہ کامل نمونہ ہے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

ویسے تو ہر اس شخص کے لئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ اَز حد ضروری ہے جو دینِ اسلام کو جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا خواہش مند ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے تو سیرت کا

مطالعہ ایک اہم دینی ضرورت ہے۔

سیرتِ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِفادیت و اہمیت اس سے سمجھئے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حیات میں اس قدر اعجاز ہے کہ اعلانِ نبوت سے وصالِ ظاہری تک 23 سال کے مختصر عرصہ میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات ان کثیر حالات و کیفیات سے گزر چکی جن سے عمومی طور پر لوگوں کا واسطہ پڑ سکتا ہے۔

آج ہماری زندگی اخلاقی زبوں حالی کا شکار ہے، ہمارے معاشرے سے اچھے خصائل ختم ہوتے جا رہے ہیں، کون سا ایسا عیب ہے جو ہمارے اندر نہ ہو، کوئی ایسی بُرائی نہیں جس میں معاشرے کا ایک بہت بڑا طبقہ مبتلا نہ ہو۔

غور کیا جائے تو اس گمراہی اور پستی کا شکار ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ ہم مسلمانوں کی اپنے دین اور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت سے لاعلمی اور غیروں کے طریقوں کو اپناتے چلے جانا ہے۔

ہم سولہ سولہ بیس بیس سال تک دنیوی نصابی کتابیں تو پڑھتے رہے، غیر نصابی مطالعہ بھی اتنا کیا کہ سینکڑوں رسالے، ناول چاٹے لیکن کبھی

اپنے پیارے و محسن نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کو مکمل نہیں پڑھا۔

یاد رکھئے! سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطالعہ جہاں ہمیں اخلاقی پستیوں سے نکالے گا وہیں اس کے دیگر بھی بہت سے انفرادی و اجتماعی اور اقتصادی و معاشرتی فوائد ہیں چنانچہ

مطالعۂ سیرتِ مصطفےٰ کے عمومی فوائد

سب سے عظیم تر فائدہ یہ کہ سیرت کا مطالعہ دل میں عشقِ رسول کی شمع جلاتا ہے اور یہی وہ شمع ہے جو تاریک قبر و پل صراط پر کام آئے گی۔

معاشرے کی ہدایت و راہنمائی، اصلاحِ احوال اور تربیت کے لئے ایک مبلغ، مصلح اور راہنما کو تربیت کے میدان میں جس جس چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے اس کا ایک پورا نصاب سیرت میں موجود ہے۔ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنے والا سیرتِ محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطالعہ کرتا ہے تو ایک ایسے مبلغ کا نمونہ سامنے آتا ہے جو لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اللہ پاک کی طرف بلاتا ہے، نیز لوگوں تک پیغامِ الٰہی پہنچانے میں اپنی پوری جدّ و جہد صرف کر دیتا ہے۔

مطالعۂ سیرت سے پتا چلتا ہے کہ وہ کیسی تربیت تھی جس کی بدولت

مختصر ترین عرصے میں عرب کے ناخواندہ لوگ عظیم اسکالر اور آسمانِ ہدایت کے تارے بن گئے اور راستوں اور بازاروں میں سامان رکھ کر بیچنے والے چھوٹے تاجر ساری دنیا کے اقتصادی نظام میں انقلاب لے آئے۔

اگر ایک باپ سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ بیٹیوں کی تربیت کیسے کرنی ہے؟ شادی شدہ بیٹی کے گھر جانے کا انداز کیا رکھنا ہے؟ بیٹی کے شوہر کے ساتھ کیا انداز رکھنا ہے؟ اولاد کو دشمن ستائیں تو صبر کیسے کرنا ہے؟

اگر ایک بیٹا سیرتِ مصطفٰے کو پڑھتا ہے تو اسے درس ملتا ہے کہ سگی ماں تو سگی ماں، صرف دودھ پلانے والی ماں کی تعظیم کیسے کرنی ہے؟ ماں باپ کے وِصال کے بعد بھی ان کے حقوق کا خیال رکھنے کا فرمایا گیا ہے۔

اگر ایک شوہر سیرتِ رسول سے راہنمائی طلب کرتا ہے تو اسے پتا چلتا ہے کہ سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیسے ایک ہی وقت میں کئی ازواجِ مطہرات کے حقوق کی ادائیگی کا کامل خیال رکھا، یہی وہ انداز تھا کہ جس کے بارے میں خود فرمادیا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ ، وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے اہلِ

خانہ کے لئے تم سب سے بہترین ہوں۔ (ترمذی، 5 / 475، حدیث: 3921)

نوجوان نسل حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک جوانی کے حالات کو پڑھتی ہے تو ایک ایسے نوجوان کی زندگی کا بلند پایہ نمونہ سامنے آتا ہے جو اپنے کردار میں پاکیزہ اور صاف، اپنوں اور غیروں سبھی کے ساتھ امانت داری کا معاملہ برتنے والا بلکہ دشمنوں کی زبان سے بھی صادق و امین کہلانے والا ہوتا ہے۔

اگر آپ ایک خاندان، ادارے، قبیلے یا علاقے کی قیادت کر رہے ہیں تو مطالعۂ سیرتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ کو ایک مضبوط نظام اور مستحکم اسلوب ملے گا۔

مطالعۂ سیرت سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی "اَوامر ونَواہی" پر پابندی کے ساتھ ساتھ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تعلق مَعَ اللہ و ذِکرُ اللہ، توکل ویقین، عاجزی وانکساری، مخلوق پہ شفقت، زہد واستغنا، عزم و استقلال، جدوجہد وشوقِ شہادت کا بھی پتا چلتا ہے۔

لہٰذا حقیقی عاشقِ رسول ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اور اپنی دنیا و

آخرت کی بہتری کے لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ کرے اور اس پر دل و جان سے عمل کرے۔

سیرتِ طیبہ کے حوالے سے معلومات کے لئے مستند علمائے اہلِ سنّت کی دیگر کتب پڑھنے کے ساتھ ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والی کتب اور رسائل سیرتِ مصطفٰی، فیضانِ معراج، مدنی آقا کے روشن فیصلے، نور کا کھلونا، صبحِ بہاراں، بھیانک اونٹ، بُڈھا پُجاری، ابو جہل کی موت، سیاہ فام غلام، دودھ پیتا مدنی منا، نور والا چہرہ اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ربیع الاوّل کے شماروں کا بھی مطالعہ کیجئے۔

اللہ کریم ہمیں اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ پاک کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پہلے درس کا دوسرا بیان

مطالعہ سیرت کی اہمیت وافادیت موجودہ زمانے میں

از قلم: مفتی قاسم صاحب

ایک مسلمان کے لیے سیرتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مطالعہ کی ضرورت و اہمیت "اَظْھَر مِن الشمس" ہے، کیونکہ مسلمان کے لیے سیرت کا مطالعہ فقط ایک علمی مشغلہ نہیں، بلکہ اہم دینی ضرورت ہے، کیونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارکہ دین کا بنیادی ماخذ ہے اور عملی زندگی کے لیے ایک جامع ترین نمونہ ہے۔

دنیا کے کسی بھی انسان کی سیرت اتنی جامع نہیں اور نہ ہی اتنی مکمل انداز میں دستیاب ہے، جس قدر کاملیت و جامعیت کے ساتھ سیرتِ نبوی موجود ہے۔

تاریخ انسانی میں یہ امتیاز صرف نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس کو حاصل ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی انفرادی، معاشرتی اور قومی زندگی کی تفصیلات محفوظ اور اہلِ ایمان کے لیے مینارۂ نور

کی صورت میں موجود ہیں، جس کے اسباب یہ ہیں کہ مسلمانوں کو آقا کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے عشق و محبت کی وجہ سے آپ کے حالاتِ زندگی کے ساتھ ہمیشہ ہی وابستگی رکھنی اور وارفتگی کا اظہار کرنا تھا نیز سیرت کے پاکیزہ واقعات سے رہتی دنیا تک مسلمانوں بلکہ جملہ اقوامِ عالم نے ہدایت کی روشنی حاصل کرنی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سیرتِ طیبہ کی حفاظت کا ایسا انتظام فرمایا کہ آپ کی زندگی کا ہر مرحلہ روشن تصویر کی طرح ہمارے سامنے موجود ہے۔ دورِ جدید میں بھی سیرتِ نبوی کا مطالعہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا شروع کے زمانوں میں تھا بلکہ اب تو مزید جہتوں سے بھی اس پر کام کرنے کی حاجت بڑھ چکی ہے۔

فی زمانہ اس مطالعہ کی اہمیت کے چند پہلو بیان کئے جاتے ہیں:

محبتِ رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا تقاضا

نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے محبت، ایمان کی روح ہے، اسی سے ایمان میں حلاوت، قلب میں حرارت اور روح میں سوز و ساز ہے۔ محبت کی ایک علامت اور تقاضا، محبوبِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سیرت کا مطالعہ کرنا ہے کہ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے، اُس کا ذکر کثرت سے

کرتا ہے۔(کنزالعمال، 1 / 425، ط: مؤسسۃ الرسالۃ) اسی محبت کے تقاضے کی وجہ سے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان ایک دوسرے سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احوال وصفات پوچھتے اور یہی عمل تابعین کا رہا اور سیرت بلکہ حدیث کی کتابیں لکھنے، پڑھنے، پڑھانے والے علماء و محدثین کے احوال سے یہی واضح ہوتا ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت ہی احادیث و احوالِ نبوی کی جمع و تدوین اور تبویب و ترتیب کی طرف انہیں مائل کرتی تھی اور ذکرِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لکھنے، پڑھنے میں گزرے ہوئے وقت کو وہ اپنا حاصلِ زندگی سمجھتے تھے اور یہ کیفیت کیوں نہ ہو کہ

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

حُبِّ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑھانے کا ذریعہ

سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت، مدارِ ایمان ہے۔ اس محبت کی قوت و شدت ہی بارگاہِ خدا میں مراتبِ سعادت اور فرقِ مدارج کی بنیاد ہے۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اُس کے دل میں رسولِ خدا صلَّی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت ہر شے سے بڑھ کر ہو حتیٰ کہ ماں باپ اور اولاد سے بھی زیادہ، چنانچہ خود حبیبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، 1 / 17، ط: بیروت) اور محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حصول اور اس میں اضافے کا ایک بہترین ذریعہ سیرتِ مبارکہ کے مطالعہ کو زندگی کا معمول بنالینا ہے۔ انسان کسی ہستی کے جس قدر عمدہ اوصاف، عالی شان کمال، منفرد خصوصیات، خوبصورت اعمال اور پاکیزگیِ احوال پر مطلع ہوتا ہے، اسی قدر اس کے دل میں اُس باکمال ہستی کی محبت بڑھ جاتی ہے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے مطالعہ میں یہ معاملہ اپنی انتہائی بلندی کو پہنچا ہوا ہے اور یہی آج تک مشاہدہ ہے کیونکہ سیرتِ طیبہ میں کمال دَر کمال، جمال دَر جمال اور حسن دَر حسن ہے، تو جو کوئی، بے مثل آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احوالِ کریمہ کا جتنا مطالعہ کرے گا، اسی قدر محبت و عشقِ رسول کی منازل طے کرتا جائے گا۔

فہمِ قرآن، مطالعۂ سیرت پر موقوف قرآنِ کریم مسلمانوں کے لیے

آئینِ حیات، محورِ دین، منبعِ شریعت، مرکزِ علوم، سرچشمہِ حکمتِ الٰہی اور فلاحِ کامل کا نسخہ ہے۔

آں کتابِ زندہ، قرآنِ حکیم
حکمتِ او لایزال است و قدیم
نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

"ترجمہ: وہ کتابِ زندہ جسے قرآنِ حکیم کہتے ہیں، اُس کی حکمت بھری باتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں اور ہمیشہ سے ہیں۔ وہ قرآن، زندگی کو وجود میں لانے والے بھیدوں کا نسخہ ہے۔ گرتے پڑتے افراد و اقوام بھی قرآن کی قوتِ فیضان سے سنبھل جاتے ہیں۔"

لیکن قرآن سے یہ عظیم فیضان پانے کے لیے اس کا سمجھنا ضروری ہے جس کے لیے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا بغور مطالعہ سب سے زیادہ نفع بخش ہے، کیونکہ قرآن کے آفاقی و جاوداں، حیات بخش پیغام کی تشریح سنت و سیرت رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس حقیقت کی طرف یوں

اشارہ فرمایا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اَخلاق تو قرآن تھا۔ (مسند احمد، 43 / 15، ط: مؤسسۃ الرسالۃ) یعنی سیرتِ نبوی قرآنِ کریم کی عملی تفسیر اور الفاظِ قرآنی کی عملی ترجمانی و تعبیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا قرآنِ کریم میں حکم دیا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس پر کامل انداز میں عمل کرکے دکھایا۔

مقاصدِ نزولِ قرآن کا کماحقہ ظہور بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعمال و احوال سے ہوتا ہے اور اصول و احکامِ قرآن کی تفصیل و تبیین و تشریح بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اقوال و افعال ہی سے ہوتی ہے جسے عام الفاظ میں حدیث، سنت اور سیرت کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ قرآنِ مجید، اصول کی کتاب ہے کہ مرکزی اصول بیان کردیا جیسے خدا تم پر آسانی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا، لیکن اصول کا انطباق مفصل طور پر بیان نہیں کیا گیا، یونہی قرآن میں بنیادی احکام تو موجود ہیں، لیکن اُن کی تفصیلات نہیں ہیں، مثلاً نماز قائم کرنے، روزہ رکھنے، حج کرنے، زکوٰۃ دینے اور اِسی طرح دیگر اجمالی احکام تو بیان کیے گئے ہیں، لیکن اُن پر عمل درآمد کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلَّم نے قرآن مجید میں بیان کردہ اُصول و قواعد اور احکام وہدایات کو اپنے فرامین اور عمل سے واضح کردیا کہ نماز کی ترتیب و کیفیت و وقت کیا ہے؟ افعالِ حج کی ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہے؟ قابلِ زکوٰۃ اموال کا تعیُّن اور اُن کی مقداریں کیا ہیں؟ وغیرہا۔ قرآن پر عمل کے حکم کو بجالانے کے لیے سیرت کی طرف رجوع کئے بغیر گزارا نہیں اور مطالعہِ سیرت کے بغیر قرآنِ کریم سمجھنا نہایت دشوار ہے۔

فہمِ دین اور اطاعت و اتباعِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر عمل مطالعہِ سیرت پر موقوف قرآنِ حکیم میں ہے: (اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ) ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا۔ (پ6، المآئدۃ:3)() دینِ کامل کی اتباعِ کامل کے لیے یقیناً کسی ہستیِ کامل کی حاجت تھی، جس کی اَکمل واَجمل، اَرفَع واَنوَر، اَزکیٰ واَطہر سیرت، دینِ کامل کی کامل ترین تصویر پیش کرے تاکہ اسے آئیڈیل بنا کر دینِ کامل کو پوری طرح سمجھا اور اس پر عمل کیا جاسکے۔ یقیناً ایسی عظیم وکامل ہستی، سید الاولین و الآخرین، خاتم النبیین، محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی ہے، جن کی زندگی کو خالقِ کائنات نے خود "اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ، بہترین نمونہ" قرار دیا اور جن

کے اخلاقِ حسنہ کو خود "خُلُقِ عظیم" کی سند عطا فرمائی۔ اس کے ساتھ قرآنِ مجید کا واضح حکم ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ (پ 5، النسآء: 59)() اور فرمایا: (قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ) ترجمہ: اے حبیب! فرما دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ۔ (پ 3، اٰلِ عمرٰن: 31)() اللہ تعالیٰ نے حصولِ جنت، محبتِ خداوندی اور قرب و رضائے الٰہی کو حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و اتباع کے ساتھ جوڑ دیا، لہٰذا جو دنیاوی کامیابی اور اُخروی فلاح کا طلب گار ہے، اُسے رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و اتباع کا راستہ اختیار کرنا ضروری ہے اور اس کے لئے احکامِ نبوی اور سنتِ مصطفوی کا علم ضروری ہے جس کا ذریعہ سیرت کا مطالعہ ہے۔

قلبی اصلاح اور روحانی کمالات و مقامات کے لیے مطالعہِ سیرت نفس کی پاکیزگی، دل کی اصلاح، روحانی فضائل، اخلاقی بلندی اور عمدہ اخلاق، انسان کے لئے اعلیٰ مقاصدِ حیات ہیں اور یہی خدا کے مطلوب انسان کی زندگی کا رَنگ، ڈھنگ ہے۔ ایسی خوب صورت زندگی کے لیے، سیرتِ

مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم "اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ، بہترین نمونہ" ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) ترجمہ: بیشک تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔ (پ21، الاحزاب: 21) () ایمان کا مقام دل ہے اور باطنی کیفیات و ظاہری اعمال سے اس کے ثمرات کا ظہور ہوتا ہے۔ ایمان کیسا ہو؟ کیفیاتِ ایمان کیسی ہوں؟ قلبی احوال کیا ہوں؟ خوف و امید، غنائے قلب، صبر و شکر، توکل و تسلیم اور رضا بالقضاء کے مقامات پر فائز ہونے کا مطلب کیا ہے؟ اسی طرح عبادات میں حسنِ ادا، معاملات میں اعتدال، معاشرت میں حسنِ عمل، اصحاب و احباب پر شفقت، اہلِ خانہ سے مَوَدَّت، عامۂ خلق پر رحمت کا طریقہ کیسا ہونا چاہئے؟

کردار سازی اور اخلاقِ حسنہ کے لیے مطالعۂ سیرت

بعثتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک عظیم مقصد اعلیٰ اخلاق، پسندیدہ عادات اور مہذب و باوقار رویوں کی تعلیم و ترویج ہے چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی مجھے اچھے اَخلاق کی تکمیل کے لیے مَبعُوث کِیا گیا ہے۔ (نوادر الاصول،

حدیث: 1425) اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمانہ، اس قدر عمدہ، دل نشین، دلکش، پسندیدہ اور عظیم تھے کہ اللہ تعالیٰ نے خود آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاق کے عظیم ہونے کی گواہی دی، چنانچہ فرمایا: (وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴿۴﴾) ترجمہ: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔ (پ29، القلم: 4)() حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم محاسنِ اَخلاق کی تمام اطراف وجہات کے جامع تھے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حِلم وعَفو، رحم وکرم، عدل وانصاف، جود وسخا، ایثار وقربانی، مہمان نوازی، ایفائے عہد، حسنِ معاملہ، نرم گفتاری، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی، تواضع اور حیاداری ایسے اخلاق واوصاف کو اپنے عمل اور دوسروں کی تعلیم وتربیت سے مرتبۂ کمال تک پہنچایا۔ یہ تمام اخلاق انسان کے لیے باعثِ شرف ہیں اور ہر شخص کو انہیں اپنانا نہایت ضروری اور مفید ہے کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کا حسن ان اخلاق کے اپنانے ہی پر منحصر ہے اور یہ بات واضح ہے کہ عمل کے لیے علم چاہیے اور علم کے لیے مفصل، جامع اور عملی تعلیمات چاہئیں، جن کے لیے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاکیزہ سیرت وفرمودات سے زیادہ رہنمائی کہیں نہیں مل سکتی۔

بین الاقوامی سطح پر دعوتِ دین کے لیے مطالعہِ سیرت کی اہمیت

مسلمان کے لیے سیرتِ طیبہ کے مطالعہ کے لیے ایک اہم مُحرِّک اور مقصد یہ بھی ہے کہ عالمی سطح پر اگر کسی نے دین اسلام کو پیش کرنا ہے جو حکمِ خدا اور مطلوبِ دین ہے تو رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے تفصیلی تعارف کے بغیر ممکن ہی نہیں کہ دینِ اسلام کی سب سے بڑی پہچان اور مرکزی ہستی ہی احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہیں۔ اسلام کا تصور ذاتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ قرآن کے نزول میں بھی سیرت ہی کے واقعات ہیں اور خود قرآن کی تفسیر بھی سیرت ہی کی روشنی میں سمجھ آتی ہے اور اسلام کی تعلیمات بھی سیرت ہی کے گِرد گھومتی ہیں اور اسلام کا حسن بھی سیرت کے حسن ہی سے آشکار ہوتا ہے، نیز انسانوں کے دل بھی مجرد تعلیمات سے زیادہ، تعلیمات پیش کرنے والی ہستی اور اس کے کردار کی طرف جھکتے ہیں۔ نبیِّ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی پاکیزہ زندگی کے عمدہ واقعات، حکمت بھرے حالات، روشن کردار، لاجواب قیادت اور اعلیٰ کارناموں کا بیان غیروں کو اَپنا بنانے میں سب سے بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے عالمی سطح پر تبلیغِ اسلام کے لیے بہترین ذریعہ سیرت طیبہ کا بیان ہے۔

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“

”ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ الحمدللہ تحقیق و تصنیف کی تربیت کرنے والا اہل سنّت کا واحد آن لائن ادارہ ہے۔

اس ادارے سے اب تک 75 کورسز کے مجموعی طور پر 135 سے زائد بیجز میں 12 ہزار سے زائد طلبہ، علما، محققین، ایم افل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور اہل قلم حضرات شرکت کر چکے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923126392663

تحقیق و تصنیف سیکھنے کا سچا جذبہ ہے تو آیئے ہمیں جوائن کیجیے یہ کورس 02 ستمبر کو شروع ہو چکا ہے، اب بھی داخلہ ہو سکتا ہے، سابقہ کلاسز کی ریکارڈنگ بھی مل جائے گی۔